اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

قادیان دارالامان

ایڈیٹر: غلام نبی

یوم شنبہ

جلد ۲۹ | ۲۶ شہادت ۱۳۲۰ ہش | ۲۸ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ | ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۹۳

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ مسئلہ جنازہ کے متعلق

"پیغام صلح" کے مطالبہ کا جواب

"پیغام صلح" کے اس مطالبہ پر کہ "معاصر الفضل اگر اپنے مطالبات کا جواب چاہتا ہے تو اسے چاہیئے کہ پہلے ہمارے مطالبہ کا جواب دے۔ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف سے ایک حوالہ ایسا پیش کر دے۔ جو غیر احمدی کے جنازہ کے متعلق جماعت قادیان کے موجودہ مسلک کا مؤید ہو"! ہم نے پوچھا تھا۔ کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف" سے اس کی کیا مراد ہے جب غیر مبائعین جنازہ کے متعلق اپنے مسلک کی تائید میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف یعنی کتب میں سے کوئی حوالہ نہیں پیش کر سکتے۔ تو ہمارے لئے کیوں یہ شرط رکھی گئی ہے؟

اس کے جواب میں "پیغام صلح" (۲۱-اپریل) نے یہ عذر لنگ پیش کرنے کے بعد کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے چونکہ ایک خطبہ جمعہ میں یہ فرمایا تھا۔ کہ "آپ کے باقی حوالوں سے میں یہی سمجھتا ہوں۔ کہ غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا منع ہے"! آخر یہ حوالے تصانیف مسیح موعود علیہ السلام سے ہی دیئے جائیں گے یا کسی اور جگہ سے۔۔۔۔۔۔ ہم نے تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک حوالہ کا مطالبہ کیا۔ لکھا ہے۔ کہ "ہمیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتوے چاہیئے۔ خواہ آپ کہیں سے پیش کریں۔ ہم نے چیلنج کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتاوے پیش کئے ہیں۔ اور ان کے جواب میں بھی فتاویٰ ہی چاہتے ہیں"!

گویا تصانیف سے حوالہ کا مطالبہ کرنے کے متعلق "پیغام" نے جو عذرِ خام پیش کیا۔ اسے تھوڑی ہی دیر بعد یہ لکھ کر کہ خواہ آپ کہیں سے حوالہ پیش کریں۔ نامعقول قرار دے دیا اگر تصانیف کے سوا حوالہ دینے کی کوئی اور چیز ہی نہیں ہو سکتی۔ اور جب حوالوں کا ذکر آئے تو لازماً اس سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کے ہی حوالے ہوتے ہیں۔ تو پھر یہ کہنے کے کیا معنی۔ کہ ہم نے چیلنج کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتاوے پیش کئے ہیں۔ اور ان کے جواب میں بھی فتاویٰ ہی چاہتے ہیں۔

بہرحال چونکہ "پیغام صلح" نے یہ تسلیم کر لیا ہے۔ کہ مسئلہ جنازہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف سے وہ اپنی تائید میں کوئی حوالہ پیش نہیں کر سکتا اور ہم سے اس بات کا مطالبہ کرنے میں اس نے انصاف سے کام نہیں لیا تھا۔ اب اس کا مطالبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتوے کے متعلق ہے۔ اس لئے ذیل میں فتوے پیش کیا جاتا ہے:

اخبار "البدر" ۱۵ مئی ۱۹۰۲ء میں لکھا ہے۔

"ایک صاحب نے پوچھا۔ کہ ہمارے گاؤں میں طاعون ہے اور اکثر مخالف مکذّب مرتے ہیں۔ ان کا جنازہ پڑھا جائے کہ نہ۔ حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) نے فرمایا۔ کہ یہ فرض کفایہ ہے اگر کنبہ میں سے ایک آدمی بھی چلا جائے۔ تو ہو جاتا ہے مگر اب یہاں ایک تو طاعون زدہ ہے۔ کہ جس کے پاس جانے سے خدا روکتا ہے۔ دوسرے وہ مخالف ہے۔ خواہ مخواہ تداخل جائز نہیں۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ تم ایسے لوگوں کو بالکل چھوڑ دو اگر وہ چاہے گا۔ تو ان کو خود دوست بنا دے گا۔ یعنی وہ مسلمان ہو جائیں گے۔ خدا نے منہاج نبوّت پر اس سلسلہ کو چلایا ہے۔ مداہنہ سے ہرگز فائدہ نہ ہوگا۔ بلکہ اپنا

حصّہ ایمان بھی گنواؤ گے!!

یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مکمل فتوے ہے۔ جو حرف بحرف پیش کیا گیا ہے۔ اس میں آپ نے نہ صرف ہر قسم کے مکذّب۔ اور مخالف کا جنازہ ناجائز قرار دیا ہے۔ بلکہ تداخل کا لفظ استعمال کر کے یہ فرمایا ہے۔ کہ احمدیوں کے لئے یہ جائز نہیں۔ کہ خواہ مخواہ غیروں کے جنازوں میں شرکت اختیار کریں۔ چنانچہ اگلے فقرہ میں اس کی یوں وضاحت فرما دی ہے۔ کہ "خدا فرماتا ہے۔ کہ تم ایسے لوگوں کو بالکل چھوڑ دو" یعنی میں یہ حکم اپنی طرف سے نہیں دے رہا۔ بلکہ خدا کے حکم سے کہہ رہا ہوں۔ اسی سلسلہ میں مزید تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "اگر خدا چاہے گا۔ تو ان کو خود دوست بنا دے گا۔ یعنی وہ مسلمان ہو جائیں گے"!

جناب مولوی محمد علی صاحب کا مسئلہ جنازہ کے متعلق سب سے بڑا استدلال یہ ہے۔ کہ چونکہ غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھنے کی اجازت ہے۔ اس لئے وہ مسلمان ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ آپ ان لوگوں کو جنہوں نے آپ کو قبول نہیں کیا مسلمان نہیں سمجھتے۔

اور ان کو اس وقت تک بالکل چھوڑ دینے کا ارشاد فرماتے ہیں۔ جب تک وہ مسلمان یعنی احمدی نہ ہو جائیں۔ اور چونکہ بالکل چھوڑ دینے کا حکم اس وقت فرمایا گیا۔ جبکہ جنازہ پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا۔ اس لئے کسی غیر احمدی کا جنازہ نہ پڑھنے کی ممانعت اس میں سب سے پہلے موجود ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کا دعوےٰ ہے۔ کہ "حضرت صاحب نے کبھی یہ فتوےٰ نہیں دیا۔ کہ غیر احمدی کا جنازہ ناجائز ہے۔" ان کے خیال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے غیر احمدی کا جنازہ پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ جو "نہ تکذیب کرتا ہے نہ تصدیق کرتا ہے۔ بلکہ خاموش رہتا ہے۔" لیکن اگر یہ درست ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چاہیئے تھا۔ کہ مذکورہ بالا فتوےٰ میں جنازہ پڑھنے کے متعلق پوچھنے والوں کو یہ نہ فرماتے۔ کہ خدا فرماتا ہے۔ کہ تم ایسے لوگوں کو بالکل چھوڑ دو۔ جب تک وہ مسلمان یعنی احمدی نہ ہو جائیں۔ بلکہ یہ فرماتے کہ تم ان کو اس وقت تک چھوڑ دو۔ جب تک وہ تکذیب سے باز نہ آ جائیں اور خاموشی نہ اختیار کر لیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ان لوگوں کو اس وقت تک چھوڑ دینے کا ارشاد فرمانا جب تک وہ مسلمان یعنی احمدی نہ ہو جائیں۔ اور اسے خدا تعالےٰ کا حکم قرار دینا اس بات کو واضح طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ کے نزدیک کسی غیر مصدق کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ اور آپ کے مذکورہ فتوےٰ سے حسب ذیل نتائج ثابت ہیں۔

(۱) کسی ایسے شخص کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں جو احمدیت کا مصدق نہیں۔

(۲) غیر لوگوں کا جنازہ پڑھنا تداخل میں داخل ہے۔ یعنی خواہ نخواہ غیروں کے اندر گھسنا۔ حالانکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ تم ایسے لوگوں کو چھوڑ دو۔

(۳) ایسے لوگوں کا جنازہ پڑھنا داخل منہم میں داخل ہے۔

(۴) جو احمدی ایسے لوگوں کی طرف جھکیں گے۔ وہ اپنا ایمان بھی گنوا لیں گے۔

(۵) جو لوگ احمدیت کے مصدق نہیں۔ اور منکر ہیں۔ وہ خدا کی نظر میں مسلمان نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فتوےٰ مسئلہ جنازہ میں جماعت احمدیہ کے مسلک کے صحیح اور درست ہونے کا بہت بڑا ثبوت ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی درد دل خدا ہی دے سکتا ہے

"سالہا سال کا میرا تجربہ ہے۔ کہ جو مقام انسان تلاش کرتا ہے وہ مکاشفات میں نہیں ہے۔ وہ تو صرف ایک موہبت الٰہی ہے۔ اور مرنے کے بعد یہ نصیب ہوتا ہے۔ جبکہ نفسانیت بالکل جل جاوے۔ پھر تبدیلی ہو کر وہ اور شے بن جاوے تو اس وقت وہ ابدال ہوتا ہے۔ یہ بات انسان کے اندر درد دل سے پیدا ہوتی ہے اور جب تک خدا خود نہ درد دے۔ تب تک درد پیدا نہیں ہوتا۔ اس درد کا نمونہ ایک ماں میں ہوتا ہے۔ اگر اس کا بچہ بیمار ہو۔ تو اس کا جگر پارہ پارہ ہوتا ہے۔ یہ ایک بڑی بزرگ شے ہے۔ جو کہ زر اور زور سے حاصل نہیں ہوتی۔ صرف موہبت ہے اور صرف درد بھی کوئی شے نہیں ہے۔ جب تک اس کے ساتھ عمل نہ ہو۔ خدا کی محبت کا زبانی دعوےٰ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ رویا اور خواب بھی کیا شے ہیں۔ ہندو بھی اس میں شریک ہیں۔ حالانکہ ان کے عمل کیسے ناپاک ہوتے ہیں۔ میں تو ان باتوں کو ایک جَو کے بدلے بھی نہیں خریدتا۔ بلعم کیسا صاحب الہام تھا۔ مگر اسے درد دل نہ تھا تکبر تھا۔ اس لئے اسے موسےٰ پر جرأت بد دعا کی ہوئی۔ اس نے خیال کیا۔ کہ موسےٰ میں اور مجھ میں کوئی فرق نہیں۔ حالانکہ موسےٰ کو درد دل تھا۔ آخر خدا نے اسے کتے سے مشابہت دی۔ پس درد دل کو تلاش کرو" (البدر ۲۰ مارچ ۱۹۰۳ء)

دہلی میں آریوں سے کامیاب مناظرے

انجمن احمدیہ دہلی کے سالانہ جلسہ میں آریہ سماج نے قرآن کریم کے الہامی ہونے پر جماعت احمدیہ سے مناظرہ کیا۔ مناظرہ کے بعد ہماری طرف سے کہا گیا۔ کہ ایک مباحثہ ویدوں پر بھی ہو جائے مگر آریہ سماج نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ اور جواباً کہا۔ کہ ان کا سالانہ جلسہ ۱۸ اپریل سے ہوگا۔ اگر کوئی مناظرہ کرنا چاہے تو جلسہ میں آکر گفتگو کر سکتا ہے۔ پھر آریوں کی طرف سے ایک پوسٹر نکالا گیا۔ جس میں انہوں نے ہر اس جماعت کو چیلنج کیا۔ جو ویدوں کو نہیں مانتی۔ ہماری جماعت نے چیلنج قبول کر کے مرکز سے مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل اور مہاشہ فضل حسین صاحب کو بلایا۔ پہلا مناظرہ ۱۹ اپریل بروز ہفتہ صبح ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک "کیا وید کامل ایشوری گیان ہے" کے موضوع پر ہوا۔ مہاشہ محمد عمر صاحب نے ۱۰ دلائل دیکر ثابت کیا۔ کہ موجودہ ویدوں میں تحریف ہو چکی ہے۔ آریہ سماج کے مناظر نے بہتیرے ہاتھ پاؤں مارے۔ مگر وہ کسی دلیل کو نہ توڑ سکا۔ دوسرے دن ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک پھر اس موضوع پر مناظرہ قرار پایا۔ اس دن مہاشہ صاحب نے پھر دس دلائل دے کر ثابت کیا۔ کہ موجودہ وید کی تعلیم اس قابل نہیں۔ کہ اسے خدا کا کامل گیان کہا جا سکے۔ آریہ سماج کے مناظر نے گھبرا کر کہا صرف ایک دلیل پیش کرو۔ اور اس کا جواب لو۔ اس پر ہماری طرف سے کہا گیا۔ کہ آج تک کوئی ایسا مباحثہ نہیں ہوا۔ جس میں ایسا کہا گیا ہو۔ مگر آریہ اپنی بات پر اڑ گئے۔ اور مناظرہ سے گریز کرنے لگے۔ تب مسلمانوں نے ہم سے درخواست کی۔ کہ آریوں کی اس شرط کو بھی مان لیں۔ اور انہیں بھاگنے کا موقعہ نہ دیں۔ چنانچہ ہم نے مان لی۔ اور مناظرہ شروع ہوا۔ مہاشہ محمد عمر صاحب نے دو وید پیش کئے۔ جو کہ مختلف جگہوں کے چھپے ہوئے تھے۔ ایک کے پانچویں ادھیائے کے ۷۸ منتر تھے۔ اور دوسرے کے اسی ادھیائے کے ۷۹ منتر۔ آریہ مناظر نے تسلیم کر لیا۔ کہ بے احتیاطی سے ایک منتر چھپنے سے رہ گیا ہے۔ خدا کے فضل سے مناظرہ بہت کامیاب رہا۔ مسلمان برملا یہ کہتے ہوئے سنے گئے۔ کہ ہمارے مولوی ان کو کافر کہتے ہیں مگر جب آریوں وغیرہ سے مقابلہ آ پڑے تو خود حجروں سے باہر نہیں نکلتے۔

خاکسار مرزا عبد اللطیف بی اے قائد مجلس خدام الاحمدیہ دہلی

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ؍شہادت ۱۳۲۰ ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو کل سے انتڑیوں اور گردوں میں درد کی شکائت ہے۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

اطفال احمدیہ کے ورزشی مقابلے آج ساڑھے چھ بجے صبح شروع ہوئے۔ ۱۰۰ گز کی دوڑ۔ اونچی چھلانگ۔ تین ٹانگ کی دوڑ لمبی چھلانگ۔ اونچی آواز۔ روک دوڑ۔ اور معائنہ و مشاہدہ کے مقابلے کرائے گئے۔ روک دوڑ میں سونگھنے اور چکھنے کے مقابلے شامل تھے۔

لاہور میں ایک تبلیغی جلسہ کے متعلق اعلان

۲۷ اپریل بروز اتوار بوقت ۸½ بجے شام مجلس خدام الاحمدیہ بھاٹی گیٹ کے زیر اہتمام ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں جناب ملک عبد الرحمن صاحب خادم بی اے ایل ایل بی پلیڈر گجرات "ختم نبوت کی حقیقت" پر تقریر فرمائیں گے۔ ہر مذہب و ملت کے حق پسند اصحاب کو دعوت دی جاتی ہے۔ کہ وقت مقررہ پر جلسہ گاہ میں (بھاٹی گیٹ محلہ پیر گیلانی) تشریف لا کر فاضل مقرر کے خیالات سے استفادہ حاصل کریں۔

خاکسار۔ سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ بھاٹی گیٹ لاہور

مولوی محمد علی صاحب کی پارٹی کے ایک ایک فرد کو ثالث بننے کی دعوت

کیا مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو "نبی" نہیں لکھتے رہے

پچھلے دنوں مولوی محمد علی صاحب نے غیر مبایعین کو ہدایت دی تھی۔ کہ جب جماعت احمدیہ کے افراد سے گفتگو کا موقعہ ملے کلمہ کی منسوخی والا سوال پیش کیا کرو۔ اور آج کل پیغام صلح میں اس موضوع پر مضامین کا سلسلہ جاری ہے۔ میں اس مضمون میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ پیغامی کس طرح جماعت احمدیہ کے خلاف غلط پراپیگنڈا کر رہے ہیں:۔

اگر منکرین خلافت کا یہ خیال درست ہے۔ کہ ہر نبی کا کلمہ الگ ہوتا ہے۔ تو بتائیں۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے وقت جب حضرت ہارون علیہ السلام بھی نبی تھے تو اس وقت یہودی کس کا کلمہ پڑھتے تھے حضرت موسےٰ علیہ السلام کا۔ یا حضرت ہارون علیہ السلام کا۔ اگر اہل پیغام کی طرف سے یہ جواب ہو۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کا تو ان کے اس عقیدہ کی تغلیط خود بخود ہو جاتی ہے۔ کہ ہر نبی کا کلمہ الگ ہوتا ہے اگر غیر مبایعین یہ جواب دیں۔ کہ ہر دو نبیوں کا کلمہ الگ الگ تھا۔ تو ان کو حضرت موسےٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کی امتوں کو علیحدہ علیحدہ قرار دینا پڑیگا۔ اس صورت میں وہ یہ بتائیں۔ کہ حضرت ہارون علیہ السلام کی امت کا عمل در آمد کس شریعت پر تھا۔

دراصل مولوی محمد علی صاحب کو خوب معلوم ہے۔ کہ ہر نبی کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ نیا کلمہ بنائے۔ اگر مولوی صاحب سنجیدگی سے یہ بات پیش کر رہے ہیں۔ تو پھر وہ خود بھی اپنے پیش کردہ معیار کے مطابق کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللہ کو منسوخ کر چکے ہیں۔ کیونکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسا ہی نبی قرار دے چکے ہیں۔ جیسے سابقہ انبیاء تھے۔ اس کے ثبوت میں ان کی سینکڑوں تحریرات میں سے صرف چار حوالے پیش کرتا ہوں:۔

مولوی محمد علی صاحب اپنے ایک مضمون "عیسوی مذہب کی اشاعت میں رکاوٹیں" میں رقمطراز ہیں"۔ ایک دن کا ذکر ہے۔ کہ مدینہ میں شہر کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک یہ خبر مشہور ہو گئی کہ مسلمانوں کے لئے شراب آئندہ حرام ہے۔ اور کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شراب پینا منع کر دیا ہے: اس کا اثر چند ہی منٹوں میں یہ ہوا۔ کہ شراب کے تمام مٹکے اور برتن توڑ ڈالے گئے۔ اور مدینہ کی گلیوں میں شراب پانی کی طرح بہ نکلی۔ ایسا آواز میں یہ جادو بھرا اثر کہاں سے آیا صرف اس وجہ سے کہ وہ لوگ یقیناً اس بات کو جان گئے۔ کہ شراب پینے میں اس خدا کی نارضامندی ہے۔ جس کا پیغامبر وہ آنحضرت صلعم کو جانتے تھے اس قسم کے نبی کی واقعی دنیا کو ضرورت ہے نہ اس پادری نبی کی۔ جس کو سوائے خدا کے برگزیدوں اور پاک مذہبی اصولوں کو برا بھلا کہنے کے اور کچھ نہیں آتا۔ ایسا ہی ایک نبی اس وقت بھی خدا تعالےٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔ لیکن لوگوں نے اسی طرح اس کا انکار کیا جیسا کہ پہلے نبیوں کا۔ کاش کہ یہ لوگ اس وقت غور کرتے۔ اور سوچتے۔ کہ کیا وہ نشان ان کو نہیں دکھلائے گئے۔ جو کوئی انسان نہیں دکھلا سکتا۔ اور کیا وہ اس طرح پر گناہ سے نجات نہیں دیتا۔ جس طرح پہلے نبیوں نے دی۔ اور ایک ہمہ علم اور ہمہ طاقت ہستی کے متعلق وہی یقین ان کے دلوں میں نہیں پیدا کرتا۔ جو پہلی امتوں میں پیدا کیا گیا۔ ایسا نبی مسیح مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ جو مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں"۔

(ریویو جلد ۳ - نمبر ۷ - صفحہ ۲۴۸)

پھر مولوی صاحب "سوالات جے ڈانیل" کے عنوان سے ایک مضمون رقم فرماتے ہیں۔ جس میں جے ڈانیل صاحب کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"جس قسم کا اعتراض ڈانیل صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کرتے ہیں۔ اس قسم کی نکتہ چینیوں سے کوئی نبی خالی نہیں رہا۔ حتےٰ کہ حضرت مسیحؑ کی زندگی میں یہ اعتراض سب سے بڑھ کر پائے جاتے ہیں . . . .

ڈانیل صاحب کے سوالات حسب ذیل ہیں:۔

سوال۔ کیا آپ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ناقل) کو کبھی دماغی مرض ہوا؟

جواب۔ ڈانیل صاحب کو اس قسم کا لغو اعتراض کر کے خوش نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ تمام مخالفین انبیاء علیہم السلام ہمیشہ انبیاءؑ کو دیوانہ کہتے چلے آئے ہیں۔ اوروں کو چھوڑ کر آپ حضرت مسیحؑ کی نسبت ہی دیکھیں کہ دشمن تو دشمن دوست بھی ان کو دیوانہ سمجھتے ہیں . . . . . . ہاں خدا تعالےٰ کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ ایسی خبیث امراض سے (جیسے جنون اور جذام وغیرہ) وہ اپنے انبیاء کو ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے۔ معمولی امراض ان کو ہوتی ہیں۔ مگر وہ محل اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو بشر ہی کہتے ہیں . . . . الغرض کسی معمولی بیماری جیسے سر درد۔ سر چکرانا وغیرہ یہ کوئی ایسی امراض نہیں۔ جن کی بناء پر کسی نبی کی نبوت باطل ہو سکے"۔

سوال جے ڈانیل صاحب۔ "کیا آپ (حضرت مسیح موعودؑ) نے قولاً یا فعلاً گناہ کئے یا کرتے ہیں"۔

جواب از مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر مبائین۔

"اللہ تعالےٰ اپنے انبیاء کو شیطان کے تسلط سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور کبھی عمداً خدا کی نافرمانی کے مرتکب نہیں ہوتے ایسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ گناہ حقیقت میں کیا چیز ہے؟ یہ صرف خدا سے دور جانے کا نام ہے۔ مگر چونکہ انبیاء علیہم السلام کا تعلق اللہ تعالےٰ سے ایسا ہوتا ہے۔ کہ وہ کبھی ٹوٹ نہیں سکتا۔ نہ وہ کبھی اس کی جناب سے دور ہی کئے جاتے ہیں۔ اس لئے وہ گناہ سے محفوظ ہوتے ہیں۔ گناہ پیدا ہوتا ہے۔ ایمان کے نقص اور کمزوری سے۔ مگر چونکہ انبیاء علیہم السلام کا ایمان اس وجہ سے کہ وہ خدا کے تازہ بتازہ نشان مشاہدہ کرتے ہیں۔ اور اس کے کلام سے مشرف ہوتے ہیں۔ ایسے نقصوں سے خالی ہوتا ہے اور اعلےٰ درجہ کا یقین ان کو حاصل ہوتا ہے کہ وہ گناہ کا ارتکاب نہیں کر سکتے"۔

(ریویو جلد ۵ - نمبر ۴ - صفحہ ۱۴۲ تا ۱۵۱)

پھر مولوی صاحب اپنے ایک مضمون "آخری زمانہ کے مصلح" میں لکھتے ہیں:۔

"فارسی الاصل (رجل من ابناء فارس) کے متعلق جو پیشگوئی وارد ہوئی ہے۔ اس کی جڑ قرآن شریف میں موجود ہے۔ چنانچہ سورۃ الجمعہ میں آیا ہے۔ ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ۔ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم

ترجمہ:۔ خدا تو وہ ہے جس نے امی لوگوں میں سے یہ رسول مبعوث کیا۔ کہ انہیں اس کی آیات سنائے۔ اور انہیں پاک بنائے۔ اور کتاب وحکمت کی ان کو تعلیم دے۔ گو وہ پہلے عیاں طور پر غلطی میں پڑے ہوئے تھے۔ اور نیز آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم ہوگی۔ جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئی۔ وہ قوم بھی انہیں لوگوں کے ہم رنگ ہوگی۔ اور ان میں بھی اسی طرح نبی مبعوث ہوگا۔ جو انہیں خدا کی آیات سنائے گا۔ اور انہیں پاک بنائے گا۔ اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دے گا۔ اور خدا غالب اور حکمت والا ہے"۔

(ریویو جلد ۶ نمبر ۳ - صفحہ ۹۷)

مولوی محمد علی صاحب خواجہ غلام الثقلین ایڈیٹر "عصر جدید" کو اپنے ایک مضمون بعنوان "ایک نیا معترض" میں لکھتے ہیں۔

"آپ کا یہ خواہش کرنا کہ میں آپ سے استفادہ کا خواہشمند ہوں ایک بیہودہ خواہش ہے۔ اور اصول مناظرہ کے خلاف استفادہ کی خواہش تو آپ کو کرنی چاہیئے تھی۔ کیونکہ آپ ایک مدعی نبوت (حضرت مسیح موعودؑ) کے خلاف میدان میں نکلے تھے۔"

پھر اسی مضمون میں جناب مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

"بحث تو یہ تھی کہ سچے اور جھوٹے مدعی نبوت میں امتیازی نشان قرآن کریم نے کیا قرار دیا ہے۔ اب خواجہ غلام الثقلین خود ہی بتا دیں۔ کہ ان کے پیشکردہ امور میں سے سوائے تیسرے کے جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کا ذکر ہے۔ باقی مدعی نبوت کون کون ہیں۔ کیا شیطان مدعی نبوت ہے؟ کیا بنی اسرائیل کے شیرخوار لڑکے مدعی نبوت تھے؟ کیا خلفائے اربعہ اور سبطین مدعی نبوت تھے؟ اگر نہیں تو ان باتوں کو امر زیر بحث سے کیا تعلق ہے؟" (ریویو جلدہ ۱۱ صفحہ ۴۳۲)

متذکرۃ الصدر حوالجات میں سے مندرجہ ذیل امور ظاہر ہیں۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام زمرۂ انبیاءؑ میں سے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جیسے نبی کی دُنیا کو واقعی ضرورت ہے۔ ایسا ہی ایک نبی اس وقت بھی خداتعالےٰ نے مبعوث فرمایا۔ اور وہ نبی حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت محدثین والی نبوت نہیں ہے۔ خواجہ غلام الثقلین کو جو جواب مولوی محمد علی صاحب نے دیا ہے۔ اس سے عیاں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام زمرۂ انبیاء میں شامل ہیں نہ کہ زمرۂ محدثین میں۔ خلفائے اربعہ میں سے حضرت عمرؓ کا محدث ہونا تو مولوی صاحب کو تسلیم ہے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ جب خواجہ غلام الثقلین نے خلفائے اربعہ کو پیش کر کے سوال کیا۔ تو مولوی صاحب نے خواجہ کا سوال بدیں وجہ رد کر دیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو مدعی نبوت ہیں۔ اور خلفائے اربعہ میں سے کوئی بھی نبی نہ تھا۔ اس لئے خواجہ صاحب خلفائے اربعہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں پیش نہیں کر سکتے۔ پس مولوی محمد علی صاحب کے اس جواب سے روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام زمرۂ انبیاء میں شامل ہیں نہ کہ زمرۂ محدثین میں۔

(۳) انبیاء علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی ہیں لہٰذا آپ بھی معصوم ہیں۔

جناب مولوی محمد علی صاحب اپنی ان تحریروں کو سامنے رکھ کر بتائیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت پر ایمان لا کر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو منسوخ تو نہیں کر چکے۔

میں آپ کے ہی الفاظ میں کچھ تبدیلی کرنے کے بعد عرض کرتا ہوں "اس فیصلہ کے لئے کہ کیا آپ نے میرے پیشکردہ حوالجات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسا ہی نبی قرار دیا ہے یا نہیں۔ جیسے پہلے انبیاء تھے۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو ثالث ٹھہراتا ہوں۔ بلکہ آپ کی پارٹی کے ایک ایک آدمی کو ثالث ٹھہراتا ہوں۔ اہل پیغام میں سے کوئی آدمی میدان میں نکلے۔ اور پیشکردہ حوالجات کے متعلق قسم کھا کر شہادت دے کہ

(۱) میرے پیشکردہ حوالجات جو مولوی محمد علی صاحب کے اپنے قلم سے ہیں میں جھوٹ ان کی طرف منسوب کر رہا ہوں

(۲) یا ان حوالوں میں سے مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی نہیں لکھا

(۳) یا ان میں مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو زمرۂ انبیاءؑ میں شامل نہیں کیا۔

مجھے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ صرف دو حرفہ فیصلہ کی ضرورت ہے۔ میں غیر کو ثالث بھی نہیں بناتا۔ اس معاملہ میں غیر مبائعین کے معزز سے معزز یا ادنیٰ سے ادنیٰ فرد کے یا اس کے بڑے سے بڑے عالم کے فیصلہ کو مان لوں گا۔ کوئی میدان میں نکلے۔ اور ثالث بنے۔

تمام غیر مبائعین کو یہ بات نوٹ کر لینی چاہیئے۔ اور میدان میں نکل آنا چاہیئے۔ تا ہمیں یہ کہنے کا موقعہ نہ ملے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کی پارٹی کی سو فی صدی گواہی جو وہ اپنی خاموشی سے دے رہی ہے۔ ثابت کرتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فی الواقعہ نبی مانتے تھے۔ خواجہ عنایت اللہ سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ راولپنڈی

ویدوں کے لفظ "احمد" کے متعلق مزید تحقیقات

ویدک دھرم کی مستند کتب سے اور ویدوں کے مختلف ایڈیشن دیکھنے سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہوتی ہے کہ ویدوں میں تحریف بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ اور ان کا کوئی ایک ادھیائے یعنی باب بھی ایسا نہیں۔ جس کے متعلق یہ کہا جا سکے۔ کہ اس میں کوئی تحریف نہیں ہوئی۔ مگر باوجود اس کے ابھی تک رگوید سام وید اور اتھروید میں "احمد" کا لفظ موجود ہے۔ اور اتھروید میں اس کی اگلی پچھلی عبارتیں بھی موجود ہیں۔ مگر سام وید اور رگوید میں وہ پوری نہیں پائی جاتیں۔ یہ لفظ "احمد" علم یعنی کسی خاص آدمی کا نام ہے یا نہیں۔ اس کے متعلق بعض سناتن دھرمی تو صاف طور پر کہہ دیتے ہیں۔ کہ "یہ علم ہے یعنی ایک رشی کا نام ہے" لیکن آریہ سماجی اسے علم نہیں تسلیم کرتے۔ اور اس کے علم نہ ہونے پر وہ یہ تین دلیلیں دیتے ہیں (۱) سوامی دیانند جی لکھ چکے ہیں۔ کہ ویدوں میں کسی بھی آدمی کا نام نہیں ہے۔ (۲) یہ لفظ احم اَہَمْ اور اِتْ سے مرکب ہے۔ اور یہ دونوں لفظ بامعنی ہیں۔ جن سے یہ مرکب ہے۔ اس لئے یہ علم نہیں ہو سکتا۔ (۳) اس لفظ سے پہلے اہم کا لفظ ہے۔ اور بعد میں بھی اہم کا لفظ ہے۔ جس کے معنی "میں" کے ہیں۔ اس لئے ہم کیوں نہ مانیں۔ کہ جسے آپ "احمد" کہتے ہیں۔ وہ بھی دراصل اہم اور ات ہی ہے۔

جیسا کہ مارچ ۱۹۴۰ء میں آریہ سماجی مناظر کی زبان اور قلم سے ثابت ہو چکا ہے سوائے ان تین دلیلوں کے اور کوئی دلیل ان کے پاس نہیں ہے۔ آج میں محض بفضل خدا پہلے لفظ "احمد" کی تحقیقات زبردست دلائل کے ذریعہ کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی قارئین کرام پر واضح کرتا ہوں۔ کہ آریہ سماجیوں کی یہ تینوں فرضی اور مصنوعی دلیلیں علم و عقل کے بالکل خلاف ہیں۔ ویدوں کو اچھی طرح جاننے والے بخوبی سمجھتے ہیں۔ کہ ویدوں نے جہاں بھی کوئی سوال اٹھایا ہے۔ اس کا ضرور جواب بھی دیا ہے۔ اور یہ سلسلہ ویدوں میں کئی مقامات پر ہے۔ جیسا کہ یجروید ادھیائے ۲۳ میں یہ سوال ہیں (۱) کون اکیلا چلتا ہے (۲) کون بار بار پیدا ہوتا ہے۔ (۳) سردی کی دوائی کیا ہے (۴) بیج بونے کی بڑی جگہ کونسی ہے۔ (۵) سورج کے برابر نور کونسی چیز ہے (۶) سمندر کے برابر کونسا تالاب ہے۔ (۷) زمین سے بڑا کون ہے (۸) وہ کونسی چیز ہے جس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ آٹھ سوال ہیں۔ ان کے بعد ان سب کے جواب بھی نمبروار دیئے ہوئے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ کہ جہاں بھی وید میں کوئی سوال ہے وہاں ہی اس کا جواب بھی ہے معمولی سے معمولی سوال بھی وید نے بغیر جواب کے نہیں رہنے دیئے۔ بالکل اسی طرح اتھروید کے آخری کانڈ کے پچانویں سوکت میں یہ سوال ہے۔ کہ "روحوں کو حرکت دینے والا وہ کون نیا رشی ہوگا۔ جو کہ صداقت کی تعریف کرے گا" پیشتر اس کے کہ اس سوال کا جواب وید دے۔ اس نے اس سوال کو اس طریق سے اور بھی زوردار بنایا ہے۔ کہ سوکت ۱۵ میں لکھا ہے۔ وہ کون ہوگا جو کہ سینکڑوں فوجوں کی طرح اکیلا ہی اپنے پُر رعب کلام سے فتح پائیگا "جو سب مذہبی دنیا کو شکست دیگا" "جو ضرورت کے وقت آ کر نہ تباہ ہونے والا دھن و دولت دیگا" "جس کی نیابت کو مخالف مٹا نہ سکیں گے" یعنی کسی دوسرے رشی کا نائب ہوگا۔ اور مخالف اس کی نیابت کو مٹانا چاہیں گے "جو کہ محض اپنے کلام سے اپنے گندے مخالفوں کو تباہ کریگا" "اس کے مخالف بھیڑیوں جیسے ظالم ہونگے" "اس کا بہادری دکھلانے کا مقام قدون بنایا گیا ہے" ایسے ہی اور بہت سی علامات اس رشی کی پہلے بتائی گئی ہیں جس کے متعلق سوکت ۲۰ میں سوال ہے کہ "وہ کونسا نیا رشی ہوگا" اسطرح علامات بیان کرنیکے بعد سوکت ۱۱۵ میں اس سوال کا جواب دیتے ہوئے یوں لکھا ہے "احمد ہی تبشیری بیدھا ہم رتبہ جگبھ"

یعنی ”یقیناً احمد ہی اپنے روحانی باپ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی صداقت کو مضبوطی اور پوری طرح سے لے گا“ یاد رہے یہ سوال اور جواب اور علامات بے ترتیبی سے نہیں بلکہ پوری ترتیب کے ساتھ یہ سلسلہ چلتا ہے پہلے یہ سوال اٹھایا کہ ”وہ کون ہوگا جس کی یہ یہ علامات ہوں گی“ بڑی وسعت کے ساتھ اس بات کو بیان کر کے بعد میں ”احمد“ کا لفظ لاکر اس سلسلے کو ختم کیا ہے۔ اب ہر عقلمند فیصلہ کر سکتا ہے کہ یہاں احمد کا لفظ محض علم یعنی ایک خاص آدمی کا نام ہے۔ اور اگر اسے علم نہ مانیں تو پھر اس سوال کا جواب سارے وید میں کہیں نہیں ملتا یعنے اور کوئی نام آگے نہیں جسے اس سوال کا جواب سمجھا جاسکے۔ اور یہ ہم اوپر ہی بتا آئے ہیں کہ یہ بات وید کے صریح خلاف ہے کہ وہ ایک سوال تو اٹھائے۔ مگر اس کا جواب نہ دے۔ اس لئے لامحالہ اس لفظ کو عَلم ہی ماننا پڑتا ہے۔ اور یقیناً یہ علم ہی ہے

اس کے علاوہ سام وید کی الہامی تفسیر تانڈیہ مہا برہمن میں ایک سوال ہے ”شُو و اُدگیتھ“ یعنے ”آئندہ ہونے والی سب سے اونچی اور اچھی آواز“ اس کے جواب میں لکھا ہے ”احمد نادو۔ احمد نادو۔ احمد نادہ“ یعنے احمد کی آواز۔ احمد کی آواز۔ احمد کی آواز ہوگی۔ سنسکرت گرامر کا یہ ایک قاعدہ ہے کہ ”د“ اور ”ت“ کے آگے ”ن“ آجائے تو ت اور د کان بناکر اسے ن کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔ اس لئے یہاں بھی احمناد ہ ہے۔ یہی عبارت تیتری اُپنشد اور تیتری آرنیک میں موجود ہے۔ یہ بھی اس بات کا زبردست ثبوت ہے کہ وید میں جو احمد کا لفظ آیا ہے۔ وہ یقیناً علم یعنے ایک خاص عظیم الشان رشی کا نام ہے۔ اب اہلِ انصاف غور فرمائیں۔ کہ جس لفظ کو وید اپنے سیاق و سباق سے علم بتائے۔ وید کی الہامی تفسیر اسے علم بتائے۔ اُپنشد اور آرنیک نام کی کتابیں اسے علم بتائیں۔ اُسے علم نہ ماننا صریح ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے پس احمد اس عظیم الشان رشی کا نام ہے۔ جو کہ اس زمانے میں وید اور گیتا کی بتائی ہوئی سب علامات کے مطابق قدون یعنے قادیان میں آیا۔ اور جسے لاکھوں سعید الفطرت انسانوں نے قبول کیا۔

اس کے بعد اب میں آریہ سماجیوں کی من گھڑت دلیلوں کا جواب دے کر اسے ختم کرتا ہوں (۱) سوامی دیانند کا یہ لکھ دینا کہ ”ویدوں میں کوئی نام نہیں“ کسی بھی منصف مزاج کے لئے حجت نہیں ہو سکتا۔ جبکہ ویدوں میں بہت سے راجاؤں اور رشیوں اور گنگا دریاؤں وغیرہ کے نام موجود ہیں۔ کیا اگر سوامی جی یہ لکھ دیں۔ کہ ”آگ کھانے سے پیاس بجھ جاتی ہے“ تو اس سے یہ یقین کر لینا کہ چونکہ سوامی جی لکھ گئے ہیں۔ اس لئے یہ صحیح ہے کہاں کی عقلمندی ہے۔ سوامی جی نے تو لکھا کہ ”مخلوق کے شروع میں ہوا۔ سورج اور آگ انسان کی طرح یعنے انسان کی شکل کے تھے اب اسے کون صحیح تسلیم کرے گا۔

پھر یہ کہا جاتا ہے۔ کہ ”احمد اہم اور ات سے مرکب ہے۔ اور دونوں ہی با معنے ہیں۔ اس لئے یہ علم نہیں“ یہ دلیل بھی بے علمی اور تعصب کا نتیجہ ہے۔ نہ سنسکرت اور نہ ہی کسی اور زبان میں یہ قاعدہ ہے۔ کہ جو لفظ بامعنی الفاظ سے مرکب ہو وہ علم نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اکثر علم مرکب اور بامعنے ہی ہوتے ہیں۔ مثلاً ”دیانند“ یہ علم ہے۔ اور یہ لفظ دیا اور آنند سے مل کر بنا ہے۔ جو کہ دونوں ہی بامعنے ہیں۔ اگر دیانند کا لفظ بامعنی اور مرکب ہو کر بھی علم ہو سکتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ احمد کا لفظ علم نہیں بن سکتا۔ میں ایسے آدمی کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ وہ سنسکرت زبان سے وہ قاعدہ پیش کرے۔ جس کی رو سے بامعنی لفظ علم نہ بن سکتا ہو۔

اسی طرح یہ کہنا کہ احمد کے پہلے اور بعد میں اَہَم کا لفظ موجود ہے۔ اس لئے وہ علم نہیں من گھڑت دلیل ہے۔ ایسا کوئی قاعدہ نہ ہی سنسکرت اور نہ ہی کسی اور زبان میں ہے۔ کہ کسی نام سے پہلے اور بعد اگر اس کے ہم شکل بعض حروف آجائیں۔ تو وہ نام نام ہی نہ رہے گا۔ نام یعنے علم کا دارومدار نہ معنوں پر ہے۔ اور نہ ہی اس کے ہمشکل حروف پر ہوتا ہے۔ بلکہ اس کا دارومدار محض سیاق وسباق پر ہے۔ اگر ایک لفظ سیاق وسباق کی رو سے علم ہے۔ تو چاہے اس کے ایک چھوڑ ہزار معنے ہوں۔ اور اس کے آگے پیچھے بیسیوں اس کے ہم شکل حروف بھی ہوں۔ وہ پھر بھی علم ہی رہے گا۔ میں یہاں مثال دے کر اسے اور بھی واضح کر دیتا ہوں۔

”دیا کرنے سے آنند ملتا ہے۔ اے دیانند تو بھی دیا کر تا کہ تجھے بھی آنند ملے“ اس عبارت میں دیانند عَلم یعنے نام ہے۔ جو کہ خود بامعنی اور بامعنے الفاظ سے مرکب ہے۔ اور اس کے آگے اور پیچھے اس کے ہم شکل حروف دیا اور انند بھی موجود ہیں اب کون عقلمند ہے جو کہ اس عبارت میں دیانند کو اس لئے عَلم نہ مانے کہ اس کے آگے پیچھے اس کے ہم شکل حروف موجود ہیں۔ خلاصہ کلام یہ کہ آج تک آریہ سماج والوں نے لفظ احمد کے غیر علم ہونے پر جو بھی دلیلیں دی ہیں۔ وہ اتنی کمزور ہیں۔ کہ انہیں کوئی باانصاف آدمی دلیل نہیں کہہ سکتا۔

خاکسار۔ ناصر الدین عبداللہ

پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے دفتر کی تعمیر

قائدین و زعمائے کرام فوری توجہ فرمائیں

گذشتہ اعلان میں تمام اراکین اور مجالس کو اس خوشخبری کی اطلاع کی گئی تھی۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کو مرکزی ضروریات دفتر، سٹور وغیرہ کے لئے ایک عمارت تعمیر کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ اب تمام خدام پر فرض ہے۔ کہ مجلس مرکزیہ سے پورا پورا تعاون کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ چندہ فراہم کریں۔ تاکہ مرکزی استحکام کے لئے عمارت مجوزہ جلد تر تیار ہو سکے۔ تمام قائدین اور زعمار کرام کو اس امر کی اطلاع کی جاتی ہے۔ کہ وہ جلد ہی اپنے ہاں مجالس کی میٹنگ بلا کر فیصلہ کریں۔ کہ وہ اراکین اور غیر اراکین سے کس قدر چندہ فراہم کر کے ارسال کر سکیں گے۔ فی الحال چندہ کے وعدہ کے متعلق ہی اطلاع کافی ہوگی۔ نیز یہ بھی تحریر فراویں۔ کہ وعدہ کی رقم کی ادائیگی کس قدر عرصہ میں کی جا سکے گی۔

غیر اراکین سے چندہ حاصل کرنے کے لئے وفد تجویز فرمائیں۔ تاکہ وہ احباب جماعت کی خدمت میں حاضر ہو کر چندہ کے وعدے حاصل کر سکیں۔

تمام قائدین و زعما کرام سے گذارش ہے کہ جلد تر اس کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور شعبہ ہذا کو اپنی مساعی کی اطلاع ایک ہفتہ کے اندر اندر ارسال فرمائیں۔ مجلس مرکزیہ تمام اراکین و مجالس خدام الاحمدیہ سے ممکن تعاون کی امید رکھتی ہے

خاکسار عطاء الرحمٰن۔ مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

داتہ میں ایک صحابی کی اچانک موت

عبداللہ صاحب احمدی عرف مرزائی ساکن داتہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے ۱۳ مارچ ۱۹۴۱ء کو ایک درخت کٹانے کے سلسلہ میں۔ کاٹا ہوا حصہ اپنے اوپر گرنے کی وجہ سے فوراً جان بحق ہو گئے۔ مرحوم ان پڑھ تھے۔ مگر بڑے مضبوط اور مخلص انسان تھے اور سکہ ٹری مال تھے۔ زمیندار طبقہ میں ان کا خاص اثر تھا۔ اور قریباً ہر تنازعہ ان کے ذریعہ فیصلہ ہوتا تھا۔ وہ نام سے بھی مرزائی مشہور تھے۔ غیر احمدیوں کو بھی ان کی موت کا صدمہ تھا موت کے وقت سے قبل جبکہ وہ درخت کی طرف گئے ہوئے تھے۔ کئی آدمی ان کو گاؤں میں متنازعہ امور کے فیصلہ کے لئے تلاش کر رہے تھے۔ ایک دفعہ جب وہ جنگل میں گئے۔ تو ان پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ مگر مرحوم نے للکار کر احمدیت کا نام بلند کیا۔ اور ذرہ بھی خوف نہ کھایا۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو مغفرت نصیب فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

خاکسار۔ محمد عرفان احمدی عرائض نویس مانسہرہ

مختلف مقامات میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

کلکتہ

سیرۃ النبی کا چودھواں جلسہ ۶ اپریل کو شاندار پیمانہ پر کیا گیا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ جلسہ کے پریذیڈنٹ مسٹر ہمایوں کبیر صاحب ایم۔ اے۔ (آکسن) ایم۔ ایل۔ سی تھے۔ مولوی ابو محمد حسام الدین حیدر۔ ریٹائرڈ ڈپٹی مجسٹریٹ۔ اور امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے اپنی تعارفی تقریر میں بیان کیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک شاندار تاریخی پیغمبر تھے۔ جن کی زندگی کا تمام پروگرام تفصیل کے ساتھ ہمارے سامنے موجود ہے۔ بابو اینش چندر بھاٹا چارجی۔ ایم۔ اے (ایس۔ ای ایس) نے اپنی فصیح تقریر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صلح کل تعلیم کو تفصیلاً پیش کیا۔ اور بتایا کہ کس طرح ابتدائی مسلمانوں نے مختلف علوم تاریخ جغرافیہ اور سائنس کو ترقی دی۔ نیز آپ نے بتایا۔ کہ حضور علیہ السلام کی تعلیم میں باہمی تعاون۔ ہمدردی اور امن پر خاص زور دیا گیا ہے۔

سوامی پوترانند صاحب پریذیڈنٹ ایڈ دیتا آشرم بابا دیٹی نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا شاندار الفاظ میں ذکر کیا۔ اور فرمایا توحید کے قیام میں جو کوشش آپ نے کی ہے اس کی مثال اور کہیں نہیں مل سکتی۔ ہندو مسلم اتحاد کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کے مذہب کی سچائیوں پر غور کریں۔ اور ایک دوسرے کو صحیح رنگ میں سمجھنے کی کوشش کریں۔ مسٹر جے۔ کے لبواس۔ ایم۔ اے۔ بی۔ پی نے حضور علیہ السلام کی زندگی کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آپ نے دنیا کو محبت کا پیغام پہنچایا۔ اور تمام عالم انسانی کی بدیوں کو دور کرنے کی انتہائی کوشش فرمائی۔ مولوی دولت احمد خان صاحب خادم سکرٹری جماعت احمدیہ کلکتہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف اقوام کے درمیان اتحاد اور تعاون کرنے کی تعلیم پیش کی ہے۔

پریذیڈنٹ صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہر قسم کے حالات پیش آئے ان تمام حالات میں دنیا کے لئے آپ ایک نمونہ ہیں اور ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ آپ دنیا کے سب سے بہترین انسان تھے ایک بہت بڑا کام آپ نے یہ کیا۔ کہ جو کتاب آپ کو دی گئی۔ اس میں مذہبی اقتصادی۔ اور سوشل تمام امور پر نہایت اعلےٰ اور عمدہ تعلیم موجود ہے نامہ نگار

پشاور

جماعت احمدیہ پشاور نے مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا۔ دو مضامین اخبار الفضل کے خاتم النبیین نمبر سے پڑھ کر سنائے۔ اور قریباً ½ گھنٹہ تک مولوی چراغ دین صاحب نے تقریر کی۔ جس میں امن عالم کے متعلق سات گر پیش کئے جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عملی نمونہ سے دنیا میں امن پیدا کر کے دکھا دیا۔ حاضری کافی تھی۔

عبد الکریم سکرٹری

محمود آباد سندھ

جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت جناب شیخ فتح علی صاحب منعقد ہوا۔ جس میں احمدی احباب کے علاوہ دیگر مذاہب کے لوگ بھی بکثرت شامل ہوئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر احباب نے روشنی ڈالی۔ جلسہ خدا کے فضل سے شاندار طریق پر منایا گیا۔

خاکسار:۔ ملک سلطان احمد خان سکرٹری تبلیغ

گنج مغل پورہ

۶ر اپریل زیر صدارت جناب میاں غلام محمد صاحب اختر ببر دارڈن کو شاپس مغل پورہ مسجد احمدیہ گنج میں جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ مسجد کا صحن احمدی۔ غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب سے بھرا ہوا عجیب منظر پیش کر رہا تھا محمد عبد الحق صاحب مجاہد۔ سردار سنت سنگھ صاحب ریلوے چارج مین۔ سردار ٹھاکر سنگھ صاحب ہیڈ ماسٹر خالصہ سکول دھرم پورہ مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر اور سردار شیر سنگھ صاحب خالصہ وغیرہ اصحاب نے تقریریں کیں۔ آخر میں صاحب صدر نے ایک مفصل تقریر کی۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ گنج)

راولپنڈی

۶ر اپریل میونسپل گارڈن راولپنڈی میں ہندو مسلم احباب کا سیرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق مشترکہ جلسہ زیر صدارت بابو محمد شفیع صاحب ہیڈ کلرک ریلوے شیڈ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن شریف اور نظم کے بعد صاحب صدر نے موثر الفاظ میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ ازاں بعد غیر مسلم معززین اور جناب مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مطہرہ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر فرمائیں۔ جلسہ نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ انجام پذیر ہوا۔ اس جلسہ نے ہندو مسلم اتحاد اور رواداری کی روح پبلک میں پیدا کرنے کے لحاظ سے بہت بڑا کام کیا۔

خاکسار:۔ خواجہ عنایت اللہ سکرٹری تبلیغ

لجنہ اماء اللہ دہلی

الحمد للہ لجنہ اماء اللہ دہلی کا جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت بیگم صاحبہ مطلوب حسین صاحب منعقد ہوا۔ صدر صاحبہ نے خطبہ صدارت پڑھا۔ آپ کے بعد احمدی و غیر احمدی معزز خواتین نے مختلف عنوانوں پر سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ بیان فرمائی۔ ایک معزز عیسائی خاتون نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں تقریر کی۔ جلسہ بعد دعا برخواست ہوا۔

مبارکہ بیگم صدیقہ نائب سکرٹری لجنہ اماء اللہ۔

نئی دہلی

۶ر اپریل ۱۹۴۱ء بوقت ۹ بجے صبح بمقام ٹاؤن ہال میونسپل کمیٹی دہلی زیر صدارت آنریبل ڈاکٹر سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب لا اینڈ سپلائی ممبر گورنمنٹ آف انڈیا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں صاحب صدر کے علاوہ (۱) مرزا محمود بیگ صاحب ایم۔ اے پروفیسر فلاسفی عربک کالج (۲) شمس العلماء جناب کمال الدین احمد ایم۔ ایل۔ اے (۳) رائے بہادر لالہ بشن نرائن صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ایڈووکیٹ (۴) سردار رگھبیر سنگھ صاحب ایڈووکیٹ فیڈرل کورٹ (۵) اور میاں فضل کریم صاحب وکیل نے تقریریں کیں

خاکسار:۔ محمد نواز سکرٹری جلسہ سیرۃ النبی دہلی

کوٹ رحمت خاں

۶ر اپریل مسجد احمدیہ میں زیر صدارت چوہدری مسعود احمد صاحب جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا خاکسار نے "سابقہ انبیاء کی پیشگوئیاں اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ بائیبل کی کئی پیشگوئیاں جو عیسائی حضرت مسیح علیہ السلام پر چسپاں کرتے ہیں وہ دراصل نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہیں۔ پھر میاں محمد عبد اللہ صاحب امام مسجد نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بعض واقعات بیان کئے۔ اور ثابت کیا کہ حضور کی زندگی بے لوث اور پاکیزہ تھی۔

احقر:۔ محمد ابراہیم شاد

جمشید پور

۶ر اپریل کو سیرت النبی کا جلسہ ہوا۔ حاضرین کی تعداد اڑھائی سو کے قریب تھی۔ اردو۔ ہندی اور انگریزی زبان میں تقریریں کیں۔ جلسہ خدا کے فضل سے کامیاب ہوا۔

خاکسار:۔ محمد سلیمان سکرٹری تبلیغ جمشید پور

گوکھی

۶ر اپریل مسجد احمدیہ گوکھی میں جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد میر نسیم عالم صاحب نے الفضل سے ایک مضمون بعنوان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کن حالات میں کی پڑھ کر سنایا۔ [illegible] رشید احمد جنرل سیکرٹری

کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سالانہ امتحان

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا امتحان ہر سال ہوتا ہے۔ اس سال بھی یہ امتحان انشاء اللہ ماہ نبوت ۱۳۲۰ ہش میں ہوگا۔ براہین احمدیہ حصہ چہارم اور ایام الصلح اس امتحان کیلئے بطور نصاب رکھی گئی ہیں۔ اس وقت تک جن احباب اور بہنوں نے اپنے نام برائے شمولیت امتحان بھجوائے ہیں۔ وہ درج کئے جا رہے ہیں۔ دوسرے دوستوں اور خواتین سے بھی امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ بھی بہت جلد اپنے نام بھجوا دیں گے۔

رول نمبر	نام
۱	آمنہ خاتون صاحبہ بنت بھائی محمود احمد صاحب قادیان
۲	فاطمہ خاتون صاحبہ بنت بھائی محمود احمد صاحب قادیان
۳	چوہدری فقیر محمد خان صاحب انسپکٹر پولیس گوڑگاؤں
۴	، فضل کریم صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر ہائی سکول عارف والا
۵	ماسٹر چراغدین صاحب ٹیچر ہائی سکول عارفوالا
۶	محمد عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ
۷	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ٹیچر سیدوالا
۸	قاضی کلیم الدین صاحب پوسٹل کلرک بھاگلپور
۹	منشی محمد بدر الحسن صاحب کلیم قادیان
۱۰	چوہدری بشارت احمد صاحب فیض بی۔ اے صدر سیالکوٹ
۱۱	پیر شبیر عالم صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ہیڈ ماسٹر دولت نگر
۱۳	ہارون الرشید صاحب بھدرک (اڑیسہ)
۱۴	خان عبدالمجید خان صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ریٹائرڈ) کپورتھلہ
۱۵	حسن محمد خان صاحب کلکتہ
۱۶	محمد شمس الدین صاحب کلکتہ
۱۷	مولوی احمد صاحب ایم۔ کام کلکتہ
۱۸	سید بدر الدین احمد صاحب کلکتہ
۱۹	ہمایوں جاہ صاحب کلکتہ
۲۰	محمد بدیع الزمان صاحب کلکتہ
۲۱	سید افتخار حسین صاحب بی۔ اے ایل ایل۔ بی سکھر
۲۲	چوہدری عبداللہ خان صاحب سکھر
۲۳	ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب سکھر
۲۴	چوہدری علی محمد صاحب سکھر
۲۵	ملک سیف عالم صاحب سکھر
۲۶	ملک محمد انور صاحب سکھر
۲۷	سید عبدالرشید صاحب روہڑی
۲۸	مولوی نور الٰہی صاحب روہڑی
۲۹	سید عبدالقیوم صاحب ،
۳۰	سید عبداللہ صاحب ،
۳۱	مشتاق عالم صاحب ،
۳۲	مستری محمد یوسف صاحب ،
۳۳	مولوی غلام احمد صاحب فرخ مولوی فاضل سندھ
۳۴	سردار احمد صاحب طالب علم مدرسہ قادیان

(ناظر تعلیم و تربیت)

تقرر آنریری انسپکٹر بیت المال

چوہدری کریم بخش صاحب اورا بہاگو بھٹی کو مندرجہ ذیل جماعتوں کیلئے آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر کیا گیا ہے۔ احباب و عہدہ داران جماعت کو چاہیئے۔ کہ ان سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ بھڈال۔ کوٹ کوڑا۔ کوٹ کرم بخش۔ درگا نوالی۔ اورا بہاگو بھٹی۔ بھاگو وال (ناظر بیت المال)

سیکرٹریان امور عامہ سالانہ رپورٹیں بھجوائیں

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء کو ختم ہو جائیگا۔ سالانہ رپورٹ جون میں تیار ہو کر طباعت کے لئے نظارت علیا میں بھجوا دی جائیگی۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا آگاہ کیا جاتا ہے کہ سیکرٹریان امور عامہ اپنی اپنی رپورٹیں از یکم مئی ۱۹۴۰ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء ۱۵ مئی تک بھجوا دیں۔ تاکہ ان کو ترتیب دیکر شامل رپورٹ نظارت کر کے طبع کرایا جا سکے۔ ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

اعلان نکاح

۱۷ اپریل کو ابراہیم عبداللہ حکیم نے اسماعیل محمد حکیم باشندہ وینگوالہ کا نکاح خدیجہ بی بی بنت شیخ قاسم ابن شیخ داؤد میر بکر احمدی باشندہ ننگوڈا باندا سی مبلغ اڑھائی صد روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار محمد یونس حکیم

بیکاروں کے لئے نادر موقعہ

اخبار الفضل مورخہ ۳ اپریل ۱۹۴۱ء میں اس سے قبل مفصل اعلان شائع ہو چکا ہے۔ اور اب بطور یاد دہانی اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ڈیفنس سروس آرڈیننس فیکٹریز و سول انڈسٹری کی صنعتی شاخوں میں ماہر کاریگر تیار کرنے کے لئے امیدواروں کی ضرورت ہے۔ ایسے امیدواروں سے ٹریننگ حاصل کرنے کے متعلق کچھ خرچ نہیں لیا جائیگا۔ بلکہ ٹریننگ حاصل کرنے والوں کو اگر وہ انٹرنس پاس ہوں تو ۲۵ روپیہ ماہوار اور اگر انٹرنس پاس نہ ہوں۔ تو بیس (۲۰) روپیہ ماہوار وظیفہ ملے گا۔ نیز امیدواروں کی عمر کم سے کم سترہ اور زیادہ سے زیادہ چالیس سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ ٹریننگ میں داخلہ کے واسطے درخواست کی فارم پریذیڈنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سیلیکشن کمیٹی ڈیوس روڈ لاہور سے حاصل کر کے اور پُر کر کے انہیں واپس بھجوا دی جائے۔

ناظر امور خارجہ۔ سلسلہ احمدیہ۔ قادیان

الفضل کا خطبہ نمبر

سیکرٹریان جماعتہائے احمدیہ متوجہ ہوں

ہم ہر اس احمدی دوست سے جو فی الحقیقت روزنامہ "الفضل" خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ مودبانہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اب انہیں کم سے کم "الفضل" کے خطبہ نمبر کے خریدنے میں کیا عذر ہے۔ جبکہ اس کا سالانہ چندہ صرف اڑھائی روپیہ ہے۔ اور جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کے علاوہ حسب ذیل خصوصیات کا حامل ہوگا۔

(۱) حجم بارہ صفحہ کا ہوگا۔ (۲) جماعت احمدیہ کے متعلق ہفتہ بھر کی خبریں یکجائی طور پر شائع کی جائیں گی۔ (۳) ہفتہ بھر کی جنگی خبروں کا مرقع پیش کیا جائے گا۔ (۴) بیش قیمت علمی و ادبی مضامین شائع کئے جائیں گے۔

ہم سیکرٹریان جماعتہائے احمدیہ سے پُر زور درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ دیکھیں کہ ہر وہ احمدی روزانہ الفضل کا خریدار ہے جو اسے خریدنے کی استطاعت رکھتا ہے؟ اور جو روزانہ الفضل خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتا وہ کم سے کم الفضل کا خطبہ نمبر ضرور خریدتا ہے؟

طبیہ عجائب گھر اہل الرائے اصحاب کی نظروں میں

صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب خلف حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے تحریر فرماتے ہیں:- آج مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۴۱ء و جناب حکیم عبدالعزیز خان صاحب کا "طبیہ عجائب گھر" دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ خان صاحب موصوف نے بڑے شوق اور محنت سے ہر قسم کے جواہرات۔ معدنیات اور نباتات جمع کئے ہیں۔ "طبیہ عجائب گھر" دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے میرے خیال میں جو دوست بھی طبیہ عجائب گھر دیکھینگے وہ خوشی محسوس کرینگے۔" طبیہ عجائب گھر کی مایہ ناز ادویہ میں سے دوائی ذیابیطس۔ روح نشاط اور سونے کی گولیاں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ پروپرائیٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۳ اپریل۔ باخبر حلقوں کی رائے ہے۔ کہ یونان سے فارغ ہوکر جرمنی ترکی کو اپنے مطالبات الٹی میٹم کی صورت میں پیش کرے گا۔ جنوب مشرقی بلغاریہ میں جرمن فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔ بحیرہ اسود کی رومانوی اور بلغاری بندرگاہوں میں جرمن آبدوزیں پہنچ رہی ہیں۔ اور بحیرہ ایجین کے جزائر میں ہوائی اڈے درست کئے جا رہے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ ترکی کے ساتھ روس بھی اس کی سرگرمیوں کا میدان بن جائے گا۔ ترکی اور روس میں فوجی اتحاد کی بات چیت ہو رہی ہے۔ جس میں ایران اور عراق کو بھی شرکت کی دعوت دی جائے گی۔

لنڈن ۲۳ اپریل۔ فرانس میں اچانک انقلاب کی توقع ہے۔ موسیو لاول وزیر اعظم ہوگا۔ گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اور ہٹلر نہیہ کئے ہوئے ہے کہ فرانسیسی بیڑا حاصل کرکے رہیگا۔

لاہور ۲۳ اپریل۔ سیل ٹیکس ڈیڈلاک کے سلسلہ میں پنجاب کے تاجروں کے ایک وفد نے وزیر اعظم سے تین گھنٹہ ملاقات کی۔ خیال ہے۔ کہ حکومت مارکیٹنگ ایکیٹ کی فیس ۷۵ فیصدی کم کردے گی۔ یعنی چار آنہ سن کے بجائے ایک آنہ من فیس لی جائے گی۔ سٹہ کے سودوں کا استثنا پہلے ہی کیا جا چکا ہے۔ اب تاجروں کے مابین سودے بھی مستثنیٰ کردیئے جائیں گے۔

مالٹا ۲۳ اپریل آج ایک امریکن جہاز سے دو ہزار امریکن فوجی خدمات کے لئے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ ان میں سے چودہ سو ساحلی توپخانہ میں کام کریں گے۔

لنڈن ۲۳ اپریل۔ جبرالٹر کی حفاظت کے لئے جو انتظامات کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ سپین کی طرف جبرالٹر کے اردگرد نصف میل چوڑی نہر کھود دی گئی ہے جس میں سرنگیں بچھائی گئی اور ساحل پر توپیں نصب کی گئی ہیں۔

لنڈن ۲۴ اپریل۔ یونان کے وزیر اعظم نے کریٹ سے اپنی فوجوں کو پیغام ارسال کیا ہے۔ کہ دشمن سے مقابلہ پر ڈٹے رہو۔ برطانی پریس نے یونانی فوجوں کی بہادری کی بہت تعریف کی ہے۔ جو چھ ماہ تک اپنے سے کہیں زیادہ دشمن کا کامیابی سے مقابلہ کرتی رہیں۔ یونانی گورنمنٹ کے ایک اعلان میں یونانی فوج کے ہتھیار ڈالنے کے اسباب بیان کئے گئے ہیں بات یہ ہوئی۔ کہ یوگوسلاوی فوجوں کے مورچے اچانک ٹوٹ گئے تھے۔ اس سے وہ رستہ جس سے البانوی سرحد کے بائیں مورچوں کی یونانی فوجیں واپس آسکتی تھیں۔ رک گیا۔ اس لئے اسے مجبوراً پہاڑوں کی طرف ہٹنا پڑا۔ اور اسے رسد اور سامان پہنچنا بھی مشکل ہوگیا جرمن طیاروں نے پیچھے سے حملہ کرکے اور مشکلات پیدا کردیں۔ اس لئے ۲۰ اپریل کی شام کو مجبوراً ہتھیار ڈالنے پڑے۔ تمام سپاہی دشمن نے قیدی بنا لئے ہیں انہیں نظر بندوں کے کیمپ میں رکھا جائے گا۔ چونکہ یونانی بڑی بہادری سے لڑے ہیں۔ اس لئے افسروں کی تلواریں ان کے پاس رہنے دی گئیں۔ باقی تمام اسلحہ اور دیگر سامان دشمن نے قبضہ میں لے لیا۔

لنڈن ۲۴ اپریل۔ دشمن کے جو دو جنگی جہاز برسیٹ میں پڑے ہیں کل برطانی طیاروں نے ان پر گیارھواں حملہ کیا۔ یہ بندرگاہ اٹلانٹک کی لڑائی کے لحاظ سے بہت اہم ہے۔ اس لئے اس پر یہ ۷۵ واں حملہ ہے۔

لنڈن ۲۴ اپریل۔ کل رات پھر دشمن نے پلیمتھ پر حملہ کیا۔ جو گذشتہ دو راتوں کے حملوں سے شدت میں کم تھا۔ کچھ نقصان ہوا۔

مگر حالات پر قابو پا لیا گیا۔ دو بم بار گرائے گئے۔

دہلی ۲۴ اپریل۔ ہندوستان کے کمانڈر انچیف صوبہ سرحد کے دورہ کے بعد آج شملہ روانہ ہوگئے۔ اور برما کا نیا گورنر یہاں سے کلکتہ پہنچ گیا

بمبئی ۲۴ اپریل۔ کل رات اور آج صبح امن رہا۔ پولیس نے ایک سو مزید گرفتاریاں کی ہیں۔ احمد آباد میں بھی امن ہے۔ کارخانے آج کام کرنے لگے ہیں۔

قاہرہ ۲۴ اپریل۔ مشرق وسطیٰ کے برطانی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ یونان میں کل دن بھر دشمن سے جھڑپیں ہوتی رہیں۔ مگر کوئی بڑی لڑائی نہیں ہوئی۔ یونانی اور برطانی فوجیں اپنے مورچوں پر ڈٹی ہوئی ہیں۔ آسٹریلین فوجوں کے کمانڈر انچیف کو جنرل ویول کا نائب اس لئے مقرر کیا گیا ہے۔ کہ اب یہ مورچہ بہت وسیع ہو چکا ہے۔ ایپارس کی یونانی فوج کے ہتھیار ڈالنے کا ایک نتیجہ یہ ہوا ہے کہ یونانیوں نے جو اطالوی قیدی پکڑے ہوئے تھے وہ چھوڑ دیئے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۴ اپریل آسٹریلین فوج کے کچھ اور دستے سنگاپور پہنچ گئے ہیں۔ جو پوری طرح سامان سے مسلح ہیں۔

لنڈن ۲۴ اپریل جرمن اور اطالوی اس بات کا بہت پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ کہ کروٹوں کو آزادی دے دی گئی ہے۔ حالانکہ یہ حکومت ان کے ہاتھ میں کٹھ پتلی ہے۔ اور جس شخص کو اس کا صدر بنایا گیا ہے اس نے یوگوسلاویہ کے پہلے بادشاہ کو قتل کردیا تھا۔ اس قتل کا معاوضہ اب جرمنوں نے اسے دیدیا ہے۔

قاہرہ ۲۴ اپریل ہمارے گشتی دستے طبروق اور سولم میں بہت سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ آسٹریلین فوج نے ایک رات میں دشمن پر چار بار چھاپے مارے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔ ایبے سینیا میں ایک اور شہر پر قبضہ کر لیا گیا ہے اور بہت سے دستے برابر آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۲۴ اپریل نازی جھوٹ بولتے ہیں۔ کہ عراق کی حکومت برطانی افواج کے داخلہ سے بہت ناراض ہے۔ حالانکہ یہ داخلہ اس کی منظوری سے ہوا۔ اور وہ اس کے متعلق اعلان بھی شائع کرچکی ہے

لنڈن ۲۴ اپریل جوں جوں خطرہ قریب آ رہا ہے۔ روس اور ترکی میں میل جول بڑھتا جا رہا ہے۔ دونو ملکوں میں ٹیلیفون لائن جاری ہوگئی ہے۔

لنڈن ۲۴ اپریل۔ برطانیہ نے ۳۳-۳۳ ہزار ٹن کے دو نئے جہاز تیار کئے ہیں۔ ان میں سے دوسرا بحری بیڑے میں شامل کر لیا گیا ہے اس پر فولادی چادریں نئے ڈھب سے لگائی گئی ہیں۔ جو حصہ پانی کے نیچے رہتا ہے۔ اس کی چادر سولہ انچ موٹی ہے۔ چادر کا کل وزن چودہ ہزار ٹن ہے۔ اس پر چار ہوائی جہاز بھی ہیں۔ جنہیں ہوا میں پھینکنے کے لئے مشین بھی لگی ہے۔

شملہ ۲۴ اپریل کمانڈر انچیف ہندوستان صوبہ سرحد کے دورہ کے دوران میں سوموار کو پشاور گئے۔ وہاں سے جمرود میں خیبر خاصہ دار دستہ کا معائنہ کیا۔ اور پھر پہاڑی چوکیوں کو دیکھا پھر کھل اور رزمک پہنچے۔ اور کوہاٹ میں ہوائی بیڑے کا معائنہ کیا۔ وہاں سے ہوائی جہاز میں انبالہ پہنچ کر کار سے یہاں پہنچ گئے

لاہور ۲۴ اپریل وزیر اعظم پنجاب نے اسمبلی میں اعلان کیا۔ کہ ہاؤس کا کام ختم ہونے پر حکومت منڈیوں کے قانون میں ترمیم کا بل پیش کرے گی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی